

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام (حصہ سوم)

<?xml encoding="UTF-8">

امام مہدی نبوت کے آئینہ میں

علامہ طبرسی بحوالہ حضرات معصومین علیہم السلام تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میں بہت سے انبیاء کے حالات و کیفیات نظر آتے ہیں۔ اور جن واقعات سے مختلف انبیاء کو دوچار ہونا پڑا۔ وہ تمام واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات میں دکھا ئی دیتے ہیں مثال کے لئے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو لے لیجئے اور ان کے حالات پر غور کیجئے، آپ کو حضرت نوح کی طویل زندگی نصیب ہوئی حضرت ابراہیم کی طرح آپ کی ولادت چھپائی گئی۔ اور لوگوں سے کنارہ کش ہو کر روپوش ہونا پڑا۔

حضرت موسیٰ کی طرح حجت کے زمین سے اٹھ جانے کا خوف لاحق ہوا، اور انہیں کی ولادت کی طرح آپ کی ولادت بھی پوشیدہ رکھی گئی، اور انہیں کے ماننے والوں کی طرح آپ کے ماننے والوں کو آپ کی غیبت کے بعد ستایا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی طرح آپ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا حضرت ایوب کی طرح تمام امتحانات کے بعد آپ کو فرج و کشائش نصیب ہوگی۔ حضرت یوسف کی طرح عوام اور خواص سے آپ کی غیبت ہوگئی حضرت یونس کی طرح غیبت کے بعد آپ کا ظہور ہوگا یعنی جس طرح وہ اپنی قوم سے غائب ہو کر بڑھاپے کے باوجود نوجوان تھے۔ اسی طرح آپ کا جب ظہور ہوگا تو آپ چالیس سالہ جوان ہوں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ کی طرح آپ صاحب السیف ہوں گے۔ (اعلام الوری ص ۲۶۲ طبع بمبئی ۱۳۱۲ ہجری)

امام حسن عسکری کی شہادت

امام مہدی علیہ السلام کی عمر ابھی صرف پانچ سال کی ہوئی تھی کہ خلیفہ معتمد بن متوکل عباسی نے مدتوں قید رکھنے کے بعد امام حسن عسکری کو زبردستی۔ جس کی وجہ سے آپ بتاریخ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری مطابق ۸۷۳ء بعمر ۲۸ سال رحلت فرما گئے ”و خلف من الولد ابنہ محمد“ اور آپ نے اولاد میں صرف امام محمد مہدی کو چھوڑا۔ (نورالابصار ص ۱۵۲ دمعۃ الساکبۃ ص ۱۹۱)

علامہ شلنجی لکھتے ہیں کہ جب آپ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی، توسارے شہر سامرہ میں ہلچل مچ گئی، فریاد و فغاں کی آوازیں بلند ہو گئیں، سارس شہر میں ہڑتال کردی گئی۔ یعنی ساری دکانیں بند ہو گئیں۔ لوگوں نے اپنے کاروبار چھوڑ دیئے۔ تمام بنی ہاشم حکام دولت، منشی، قاضی، ارکان عدالت اعیان حکومت اور عامہ خلائق حضرت کے جنازی کے لئے دوڑ پڑے، حالت یہ تھی کہ شہر سامرہ قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ تجہیز اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کو اسی مکان میں دفن کر دیا گیا جس میں حضرت امام علی نقی علیہ مدفون تھے۔

نورالابصار ص ۱۵۲ و تاریخ کامل صواعق محرقہ و فصول مہمہ، جلاء العیون ص ۲۹۶)

علامہ محمد باقر فرماتے ہیں کہ امام حسن عسکری کی وفات کے بعد نماز جنازہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے

پڑھائی، ملاحظہ ہو، دمعه ساکبہ جلد ۳ ص ۱۹۲ و جلاء العیون ص ۲۹۷) علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ نماز کے بعد آپ کو بہت سے لوگوں نے دیکھا اور آپ کے ہاتھوں کا بوسہ دیا (اعلام الوری ص ۲۲۲) علامہ ابن طاؤس کا بیان ہے کہ ۸ ربیع الاول کو امام حسن عسکری کی وفات واقع ہوئی اور ۹ ربیع الاول سے حضرت حجت کی امامت کا آغاز ہوا ہم ۹ ربیع الاول کو جو خوشی مناتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے (کتاب اقبال) علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ ۹ ربیع الاول کو عمر بن سعد بدست مختار آل محمد قتل ہوا ہے۔ (زاد المعاد ص ۵۸۵) جو عبید اللہ بن زیاد کا سپہ سالار تھا جس کے قتل کے بعد آل محمد نے پورے طور پر خوشی منائی۔

(بحار الانوار و مختار آل محمد) کتاب دمعه ساکبہ کے ص ۱۹۲ میں ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ۲۵۹ ہجری میں اپنی والدہ کو حج کے لئے بھیج دیا تھا، اور فرمادیا تھا کہ ۲۶۰ ہجری میں میری شہادت ہو جائے گی اسی سن میں آپ نے حضرت امام مہدی کو جملہ تبرکات دیدئیے تھے اور اسم اعظم وغیرہ تعلیم کر دیا تھا (دمعه ساکبہ و جلاء العیون ص ۲۹۸) انہیں تبرکات میں حضرت علی کا جمع کیا ہوا وہ قرآن بھی تھا جو ترتیب نزولی پر سرور کائنات کی زندگی میں مرتب کیا گیا تھا۔ (تاریخ الخلفاء و اتقان) اور جسے حضرت علی نے اپنے عہد خلافت میں بھی اس لئے رائج نہ کیا تھا کہ اسلام میں دو قرآن رواج پا جائیں گے۔ اور اسلام میں تفرقہ پڑ جائے گا (ازالۃ الخلفاء ۲۷۳) میرے نزدیک اسی سن میں حضرت نرجس خاتون کا انتقال بھی ہوا ہے اور اسی سن میں حضرت نے غیبت اختیار فرمائی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور اس کی ضرورت

بادشاہ وقت خلیفہ معتمد بن متوکل عباسی جو اپنے آباؤ اجداد کی طرح ظلم و ستم کا خوگر اور آل محمد کا جانی دشمن تھا۔ اس کے کانوں میں مہدی کی ولادت کی بھنک پڑ چکی تھی۔ اس نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تکفین و تدفین سے پہلے بقول علامہ مجلسی حضرت کے گھر پر پولیس کا چھاپہ ڈلوایا اور چاہا کہ امام مہدی علیہ السلام کو گرفتار کرالے لیکن چونکہ وہ بحکم خدا ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ ہجری کو سرداب میں جا کر غائب ہو چکے تھے۔ جیسا کہ شواہد النبوت، نور الابصار، دمعه ساکبہ، روضة الشهداء، مناقب الائمہ، انوار الحسینیہ وغیرہ سے مستفاد و مستنبط ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اسے دستیاب نہ ہوسکے۔ اس نے اس کے رد عمل میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تمام بیبیوں کو گرفتار کرالیا اور حکم دیا کہ اس امر کی تحقیق کی جائے کہ آیا کوئی ان میں سے حاملہ تو نہیں ہے اگر کوئی حاملہ ہو تو اس کا حمل ضائع کر دیا جائے، کیونکہ وہ حضرت سرور کائنات صلعم کی پیشین گوئی سے خائف تھا کہ آخری زمانہ میں میرا ایک فرزند جس کا نام مہدی ہوگا۔

کائنات عالم کے انقلاب کا ضامن ہوگا۔ اور اسے یہ معلوم تھا کہ وہ فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا لہذا اس نے آپ کی تلاش اور آپ کے قتل کی پوری کوشش کی۔ تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں ہے کہ ۲۶۰ میں امام حسن عسکری کی شہادت کے بعد جب معتمد خلیفہ عباسی نے آپ کے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجے تو آپ سرداب (۱) ”سرمن رائے“ میں غائب ہو گئے بعض اکابر علما اہل سنت بھی اس امر میں شیعوں کے ہم زبان ہیں۔

چنانچہ ملا جامی نے شواہد النبوت میں امام عبد الوہاب شعرانی نے لواقع الانوار والیواقیت والجوابہ میں اور شیخ

احمد محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکہ میں اور خواجہ پارسا نے فصل الخطاب میں اور عبدالحق محدث دہلوی نے رسالہ ائمہ طاہرین میں اور جمال الدین محدث نے روضة الاحباب میں ، اور ابو عبد اللہ شامی صاحب کفایۃ الطالب نے کتاب التبیان فی اخبار صاحب الزمان میں اور سبط ابن جوزی نے تذکرۃ خواص الامہ میں اور ابن صباغ نور الدین علی مالکی نے فصول المہمہ میں اور کمال الدین ابن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل میں اور شاہ ولی اللہ نے فضل المبین میں اور شیخ سلیمان حنفی نے ینایع المودۃ میں اور بعض دیگر علما نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور جولوگ ان حضرت کے طول عمر میں تعجب کرکے انکار کرتے ہیں ۔

ان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے اور عیسی کو بغیر باپ کے پیدا کیا ، تمام اہل اسلام نے حضرت خضر کو اب تک زندہ مانا ہوا ہے ، ادیس بہشت میں اور حضرت عیسی آسمان پر اب تک زندہ مانے جاتے ہیں اگر خدائے تعالیٰ نے آل محمد میں سے ایک شخص کو عمر عنایت کیا تو تعجب کیا ہے ؟ حالانکہ اہل اسلام کو دجال کے موجود ہونے اور قریب قیامت ظہور کرنے سے بھی انکار نہیں ہے ۔ (۱) یہ سرداب ، مقام ”سرمن رائے“ میں واقع ہے جسے اصل میں سامرا کہتے ہیں

سامرا کی آبادی بہت ہی قدیمی ہے اور دنیا کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے ، اس سام بن نوح نے آباد کیا تھا (معجم البلدان) اس کی اصل سام راہ تھی بعد میں سامرا ہو گیا ، آب و ہوا کی عمدگی کی وجہ سے خلیفہ معتمد نے فوجی کیمپ بنا کر آباد کیا تھا اور اسی کو دارالسلطنت بھی بنادیا تھا ، اس کی آبادی ۸ فرسخ لمبی تھی ، اسے اس نے نہایت خوبصورت شہر بنادیا تھا ۔ اسی لئے اس کا نام سرمن رائے رکھ دیا تھا یعنی وہ شہر جسے جو بھی دیکھے خوش ہو جائے ، عسکری اسی کا ایک محلہ ہے جس میں امام علی نقی علیہ السلام نظر بند تھے بعد میں انہوں نے دلیل بن یعقوب نصرانی سے ایک مکان خرید لیا تھا جس میں اب بھی آپ کا مزار مقدس واقع ہے ۔

سامرا میں ہمیشہ غیر شیعہ آبادی رہی ہے اس لئے اب تک وہاں شیعہ آباد نہیں ہیں وہاں کے جملہ خدام بھی غیر شیعہ ہیں ۔

حضرت حجت علیہ السلام کے غائب ہونے کا سرداب وہیں ایک مسجد کے کنارے واقع ہے جو کہ حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری کے مزار اقدس کے قریب ہے ۱۲ منہ ۔

کتاب شواہد النبوت کے ص ۶۸ میں ہے کہ خاندان نبوت کے گیارہویں امام حسن عسکری ۲۶۰ میں زہر سے شہید کر دئے گئے تھے ان کی وفات پر ان کے صاحبزادے محمد ملقب بہ مہدی شیعوں کے آخری امام ہوئے ۔ مولوی امیر علی لکھتے ہیں کہ خاندان رسالت کے ان اماموں کے حالات نہایت دردناک ہیں ۔ ظالم متوکل نے حضرت امام حسن عسکری کے والد ماجد امام علی نقی کو مدینہ سے سامرہ پکڑ لیا تھا ۔ اور وہاں ان کی وفات تک ان کو نظر بند رکھا تھا ۔ (پھر زہر سے ہلاک کر دیا تھا) اسی طرح متوکل کے جانشینوں نے بدگمانی اور حسد کے مارے حضرت امام حسن عسکری کو قید رکھا تھا ، ان کے کمسن صاحبزادے محمد المہدی جن کی عمر اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کی تھی ۔ خوف کے مارے اپنے گھر کے قریب ہی ایک غار میں چھپ گئے اور غائے ہو گئے ۔ الخ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ جس غار میں امام مہدی کی غیبت بتائی جاتی ہے ۔ اسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔ (نور الابصار جلد ۱ ص ۱۵۲) علامہ ابن حجر مکی کا ارشاد ہے ، کہ امام مہدی سرداب میں غائب ہوئے ہیں ۔ ” فلم يعرف این ذہب “ پھر معلوم نہیں کہاں تشریف لے گئے ۔ (صواعق محرقہ ص ۱۲۲) ۔

غیبت امام مہدی پر علما اہل سنت کا اجماع

- جمہور علما اسلام امام مہدی کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں ، اس میں شیعہ اور سنی کا سوال نہیں ۔ ہر فرقہ کے علماء یہ مانتے ہیں کہ آپ پیدا ہو چکے ہیں اور موجود ہیں ۔ ہم علماء اہل سنت کے اسماء مع ان کی کتابوں اور مختصر اقوال کے درج کرتے ہیں :
- (۱) ۔ علامہ محمد بن طلحہ شافعی کتاب مطالب السوال میں فرماتے ہیں کہ امام مہدی سامرہ میں پیدا ہوئے ہیں جو بغداد سے ۲۰ فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔
- (۲) ۔ علامہ علی بن محمد صباغ مالکی کی کتاب فصول المہمہ میں لکھتے ہیں کہ امام حسن عسکری گیارہویں امام نے اپنے بیٹے امام مہدی کی ولادت بادشاہ وقت کے خوف سے پرشیدہ رکھی ۔
- (۳) ۔ علامہ شیخ عبداللہ بن احمد خشاب کی کتاب تاریخ موالید میں ہے کہ امام مہدی کانام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے ۔ آپ آخری زمانہ میں ظہور و خروج کریں گے ۔
- (۴) ۔ علامہ محی الدین ابن عربی حنبلی کی کتاب فتوحات مکہ میں ہے کہ جب دنیا ظلو و جور سے بھر جائے گی تو امام مہدی ظہور کریں گے۔
- (۵) ۔ علامہ شیخ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب الیواقیت والجواہر میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اب اس وقت یعنی ۹۵۸ ہجری میں ان کی عمر ۷۰۶ سال کی ہے ، یہی مضمون علامہ بدخشانی کی کتاب مفتاح النجاة میں بھی ہے ۔
- (۶) ۔ علامہ عبدالرحمن جامی حنفی کی کتاب شواہد النبوت میں ہے کہ امام مہدی سامرہ میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ولادت پوشیدہ رکھی گئی ہے وہ امام حسن عسکری کی موجودگی میں غائب ہو گئے تھے ۔ اسی کتاب میں ولادت کا پورا واقعہ حکیمہ خاتون کی زبانی مندرج ہے ۔
- (۷) ۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب مناقب الائمہ ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے ہیں امام حسن عسکری نے ان کے اذان واقامت کہی ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ اس مالک کے سپرد ہو گئے جن کے پاس حضرت موسیٰ بچپنے میں تھے۔
- (۸) ۔ علامہ جمال الدین محدث کی کتاب روضة الاحباب میں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے اور زمانہ معتمد عباسی میں بمقام ”سرمین رائے“ از نظر برابا غائب شد لوگوں کی نظر سے سرداب میں غائب ہو گئے ۔
- (۹) ۔ علامہ عبدالرحمن صوفی کی کتاب مراۃ الاسرار میں ہے کہ آپ بطن نرجس سے ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیدا ہوئے ۔
- (۱۰) ۔ علامہ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج کی کتاب ہدایۃ السعداء میں ہے کہ خلافت رسول حضرت علی کے واسطہ سے امام مہدی تک پہنچی آپ ہی آخری امام ہیں ۔
- (۱۱) ۔ علامہ نصر بن علی جہمی کی کتاب موالید الائمہ میں ہے کہ امام مہدی نرجس خاتون کے بطن سے پیدا ہوئے ۔
- (۱۲) ۔ علامہ ملا علی قاری کی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ امام مہدی باہویں امام ہیں شیعوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہل سنب اہل بیت کے دشمن ہیں۔
- (۱۳) ۔ علامہ جواد سبابی کی کتاب براہین سبابیہ میں ہے کہ امام مہدی اولاد فاطمہ میں سے ہیں ، وہ بقولے ۲۵۵ میں متولد ہو کر ایک عرصہ کے بعد غائب ہو گئے ہیں ۔

(۱۴) - علامہ شیخ حسن عراقی کی تعریف کتاب الواقع میں ہے کہ انھونے امام مہدی سے ملاقات کی ہے -
(۱۵) - علامہ علی خواص جن کے متعلق شعرانی نے البواقیت میں لکھا ہے کہ انھونے امام مہدی سے ملاقات کی ہے -

(۱۶) - علامہ شیخ سعدالدین کاکہنا ہے کہ امام مہدی پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہیں ”دور آخر زمانہ آشکار گردد“ اور وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے - جیسا کہ کتاب مقصد اقصیٰ میں لکھا ہے -

(۱۷) - علامہ علی اکبر ابن اسعد اللہ کی کتاب مکاشفات میں ہے کہ آپ پیدا ہو کر قطب ہو گئے ہیں -

(۱۸) - علامہ احمد بلاذری الاحادیث لکھتے ہیں کہ آپ پیدا ہو کر محجوب ہو گئے ہیں -

(۱۹) - علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسالہ نوار میں ہے، محمد بن حسن (المہدی) کے بارے میں شیعوں کا کہنا درست ہے -

(۲۰) - علامہ شمس الدین جزری نے بحوالہ مسلسلات بلاذری اعتراف کیا ہے -

(۲۱) - علامہ علاء الدولہ احمد منانی صاحب تاریخ خمیس در احوالی النفس نفیس اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امام مہدی غیبت کے بعد ابدال پھر قطب ہو گئے -

علامہ نور اللہ بحوالہ کتاب بیان الاحسان لکھتے ہیں کہ امام مہدی تکمیل صفات کے لئے غائب ہوئے ہیں یں

۲۲ علامہ ذہبی اپنی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی ۲۵۶ میں پیدا ہو کر معدوم ہو گئے ہیں

۲۵ علامہ ابن حجر مکی کی کتاب صواعق محرقہ میں ہے کہ امام مہدی المنتظر پیدا ہو کر سرداب میں غائب ہو گئے ہیں -

۲۶ علامہ عصر کی کتاب وفیات الایمان کی جلد ۲ ص ۲۵۱ میں ہے کہ امام مہدی کی عمر امام حسن عسکری کی وفات کے وقت ۵ سال تھی وہ سرداب میں غائب ہو کر پھر واپس نہیں ہوئے -

۲۷ علامہ سبط ابن جوزی کی کتاب تذکرۃ الخواص الامہ کے ص ۲۰۲ میں ہے کہ آپ کالقب القائم ، المنتظر، الباقي ہے -

۲۸ علامہ عبید اللہ امرتسری کی کتاب ارجح المطالب کے ص ۳۷۷ میں بحوالہ کتاب البیان فی اخبار صاحب

الزمان مرقوم ہے کہ آپ اسی طرح زندہ باقی ہیں جس طرح عیسیٰ ، خضر، الیاس وغیرہ ہم زندہ اور باقی ہیں -

۲۹ علامہ شیخ سلیمان تمندوزی نے کتاب ینابیع المودۃ ص ۳۹۳ میں

۳۰ علامہ ابن خشاب نے کتاب موالید اہل بیت میں

۳۱ علامہ شبلی نجی نے نور الابصار کے ص ۱۵۲ طبع مصر ۱۲۲۲ میں بحوالہ کتاب البیان لکھا ہے کہ امام مہدی غائب

ہونے کے بعد اب تک زندہ اور باقی ہیں اور ان کے وجود کے باقی، اور زندہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ اسی

طرح زندہ اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ، حضرت خضر اور حضرت الیاس وغیرہم زندہ اور باقی ہیں ان اللہ

والوں کے علاوہ دجال، ابلیس بھی زندہ ہیں جیسا کہ قرآن مجید صحیح مسلم، تاریخ طبری وغیرہ سے ثابت ہے

لہذا ”لامتناع فی بقائہ“ ان کے باقی اور زندہ ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے علامہ چلیپی کتاب

کشف الظنون کے ص ۲۰۸ میں لکھتے ہیں کہ کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان ابو عبد اللہ محمد بن یوسف

کنجی شافعی کی تصنیف ہے - (علامہ فاضل روزبہان کی ابطال الباطل میں ہے کہ امام مہدی قائم و منتظر ہیں

وہ آفتاب کی مانند ظاہر ہو کر دنیا کی تاریکی، کفر زائل کر دے گے -

۳۱ علامہ علی متقی کی کتاب کنز العمال کی جلد ۷ کے ص ۱۱۲ میں ہے کہ آپ غائب ہیں ظہور کر کے ۹ سال حکومت

کریں گے -

۳۲ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشور جلد ۳ ص ۲۳ میں ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بعد عیسیٰ نازل ہونگے وغیرہ۔

امام مہدی کی غیبت اور آپ کا وجود و ظہور قرآن مجید کی روشنی میں :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اور آپ کے موجود ہونے اور آپ کے طول عمر نیز آپ کے ظہور و شہود اور ظہور کے بعد سارے دین کو ایک کر دینے کے متعلق ۹۲ آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں سے اکثر دونوں فریق نے تسلیم کیا ہے۔ اسی طرح بے شمار خصوصی احادیث بھی بہت تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو غایۃ المقصود وغایۃ المرام علامہ ہاشم بحرانی اورینابع المودۃ، میں اس مقام پر صرف دو تین آیتیں لکھتا ہوں :

(۱) آپ کی غیبت کے متعلق : آلم ذلک الكتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایمان بالغیب سے امام مہدی کی غیبت مراد ہے۔ نیک بخت ہیں وہ لوگ جو ان کی غیبت پر صبر کریں گے اور مبارک باد کے قابل ہیں۔ وہ سمجھدار لوگ جو غیبت میں بھی ان کی محبت پر قائم رہیں گے۔ (ینابع المودۃ ص ۳۷۰ طبع بمے ئی)

(۲) آپ کے موجود اور باقی ہونے کے متعلق ”جعلها كلمة باقية فی عقبہ“ ہے ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ کو قرار دیا ہے جو باقی اور زندہ رہے گا اس کلمہ باقیہ سے امام مہدی کا باقی رہنا مراد ہے اور وہی آل محمد میں باقی ہیں۔ (تفسیر حسینی علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۲۲۶)۔

(۳) آپ کے ظہور اور غلبہ کے متعلق ”یظہرہ علی الدین کلہ“ جب امام مہدی بحکم خدا ظہور فرمائیں گے تو تمام دینوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے یعنی دنیا میں سوا ایک دین اسلام کے کوئی اور دین نہ ہوگا۔ (نور الابصار ص ۱۵۳ طبع مصر)۔